21239-جعالہ (انعام) کے احکام

سوال

کیا آپ اختصار کے ساتھ جعالۃ کے احکام بتا سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

جعالۃ کو الجعل
اور جعیلۃ کا نام بھی دیا جاتا ہے، یہ وہ (انعام اور رقم وغیرہ) ہے جو کسی کام
کرنے پر انسان کو دی جائے، مثلا کوئی یہ کہے کہ جس نے بھی اس طرح کیا؛ اسے اتنی رقم
دی جائے گی؛ یعنی جو شخص کوئی معلوم کام کرے تو اس کے لیے معلوم رقم رکھی جائے؛
مثلا دیوار کی تعمیر کرنے پر.

اس کے جواز کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان
باری تعالی ہے :

**{اور جو شخص اسے لائے گا اسے ایک اونٹ
کا بوجھ دیا جائے گا، اور میں اس کا ضامن ہوں}** یوسف (72)

یعنی جو کوئی بھی بادشاہ کا پیالے چوری
کرنے والے کے متعلق بتائے گا اسے ایک اونٹ بوجھ دیا جائے گا، اور یہ انعام اور جعل
ہے، تو اس طرح جعالۃ کے جواز پر یہ آیت دلالت کر رہی ہے.

اور سنت نبویہ میں اس کی دلیل وہ
حدیث ہے جس میں ایک ڈسے جانے والے سردار کا قصہ مذکور ہے، یہ حدیث صحیحین وغیرہ میں
ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے :

ابو سعید رضی اللہ تعالی عنہ بیان
کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک عرب قبیلہ کے پاس پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کا
کہا، لیکن اس قبیلہ نے مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا، ان کے سردار کو کسی چیز
سے ڈس لیا تو انہوں نے ہر قسم کے علاج کی کوشش کی لیکن افاقہ نہ ہوا تو وہ لوگ ان
کے پاس آئے اور کہنے لگے :

کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو ایک صحابی
نے کہا اللہ کی قسم میں دم کرونگا، لیکن اللہ کی قسم ہم نے آپ لوگوں سے مہمان نوازی کرنے کا کہا تو آپ نے انکار کر دیا، اب میں اس وقت تک دم نہیں کرونگا جب تک تم ہمارے لیے کوئی چیز (اس کا بدلہ) مقرر نہیں کرتے، توانہوں نے ان کے ساتھ بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت کی، اس صحابی نے جا کر اس سردار پر سورۃ الفاتحہ (الحمد للہ رب العالمین) پڑھ کر پھونک ماری؛ تو وہ سردار بالکل نشیط اور چست اور ٹھیک ٹھاک ہو گیا، توانہوں نے وعدہ پورے کرتے ہوئے انہیں بدلے میں ایک ریوڑ بکریاں دیں؛ جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس پہنچے اور اس واقعہ کو ذکر کیا تو نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم نے ٹھیک کیا، تقسیم کرو، اور
اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھنا"

صحیح بخاری کتاب الاجارۃ حدیث نمبر (
2276).

لھذا جس نے بھی انعام یا بدلا رکھے
جانے کے علم کے بعد ایسا کام کیا جس پر انعام رکھا گیا ہے؛ تو وہ اس انعام اور بدلے کا مستحق ٹھرے گا، کیونکہ کام مکمل ہونے پر وہ معاہدہ استقرار پا چکا ہے، چاہے وہ کام کچھ لوگ مل کر بھی کریں؛ تو وہ اس رقم کو برابری کے ساتھ آپس میں تقسیم کرینگے؛ کیونکہ وہ سب اس کام میں شریک تھے جس کی بنا پر انہیں یہ معاوضہ ملا ہے لھذا وہ معاوضے میں بھی شریک ہونگے.

اور اگر اس نے عوض یا انعام کا علم
ہونے سے قبل وہ کام کیا؛ تو اس رقم کا مستحق نہیں؛ کیونکہ اس نے اپنے نفس کا حق ساقط کر لیا ہے، اور اگر معاوضہ رکھنے والے نے کام شروع کرنے سے قبل ہی فسخ کر دیا؛ تو کام کرنے والے کو اس کے عمل کی اجرت اور مزدوری دی جائے گی، کیونکہ اس نے معاوضہ پر کام کیا ہے لیکن اسے معاوضہ نہیں ملا.

جعالہ (انعام یا معاوضہ) کئی مسائل
میں اجارۃ (اجرت اور مزدوری) سے مختلف ہے، جو درج ذیل ہیں:

1–جعالہ صحیح ہونے کے لیے یہ شرط
نہیں کہ جس کام پر وہ انعام رکھا گیا ہے وہ کام معلوم ہو، لیکن اجارہ یعنی اجرت اور
مزدوری کے صحیح ہونے کے لیے کام معلوم ہونے کی شرط ہے.

2–جعالہ کے صحیح ہونے کے لیے کام
کی مدت کا معلوم ہونا شرط نہیں، لیکن اس کے برعکس اجارہ میں کام کی مدت معلوم ہونی
شرط ہے.

3–جعالہ میں کام اور مدت جمع کرنی
جائز ہے، مثلا یہ کہے کہ: جس نے یہ کپڑا ایک دن میں سلائی کیا تو اسے یہ ملے گا،
لھذا اگر اس نے ایک دن میں سلائی کرلی تو وہ اس انعام اور معاوضے کا حقدار ہے،
وگرنہ نہیں، لیکن اس کے برعکس اجارہ میں کام اور مدت کے مابین جمع صحیح نہیں.

4–جعالہ میں کام کرنے والے پر کام
کرنا لازم نہیں، لیکن اجارہ میں کام کرنے والے پر کام کا التزام ہوتا ہے.

5–جعالہ ایسا معاہدہ اور عقد ہے جس
میں طرفین کے لیے دوسرے فریق کی اجازت کے بغیر عقد فسخ کرنا جائز ہے، لیکن اس کے
برعکس اجارہ میں عقد لازم ہوتا ہے، اور فریقین میں سے کسی ایک کے لیے دوسرے کی
رضامندی اور اجازت کے بغیر فسخ کرنا جائز نہیں.

6–فقھاء رحمہ اللہ تعالی نے بیان
کیا ہے کہ: جس نے بھی کسی دوسرے کے لیے بغیر عوض اور کام والے کی اجازت کے بغیر کام
کیا تو وہ کسی بھی چیز کا مستحق نہیں، کیونکہ اس نے منفعت بغیر عوض کے خرچ کی، اور
اس لیے بھی کہ انسان کو ایسی چیز لازم نہیں جس کا اس نے التزام نہیں کیا؛ لیکن اس
سے دو چیزیں مستثنی ہیں:

پہلی چیز:

اگر کام کرنے والے نے اپنے آپ کو
اجرت پر کام کے لیے تیار کیا ہو، مثلا دلال، اور باربردار وغیرہ؛ اگر اس نے اجازت
کے ساتھ کام کیا تو اس پر عرف عام کی دلالت کی بنا پر وہ اجرت کا مستحق ٹھرے گا،

اور جس نے اپنے آپ کو کام کے لیے تیار نہ کیا ہو تو وہ کسی چیز کا مستحق نہیں، اگرچہ اسے اجازت بھی دے دی جائے، لیکن شرط کے ساتھ.

دوسری چیز:

جو شخص کسی دوسرے کا مال ہلاک ہونے سے بچائے؛ مثلا اسے سمندر اور دریا سے نکالے، یا جلنے سے بچائے، یا وہ سامان تباہ ہونے والی جگہ میں پائے اگر اسے چھوڑ دیا جائے تو وہ مال ضائع ہو جائے؛ تو اسے اجرت مثل (یعنی اس جیسے کام کی مثل) ملے گی، اگرچہ اسے مالک نے اجازت نہ بھی دی ہو، کیونکہ مالک کی یہ چیز تباہ ہونے کا خدشہ تھا، اور اس لیے بھی کہ اس کی اجرت دینے میں اس جیسے کام کرنے کی ترغیب بھی ہے، کہ مال تباہ ہونے سے بچایا جائے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"جس نے کسی دوسرے کا مال تباہ ہونے سے بچایا اسے اجرت مثل ملے گی، اور اگرچہ شرط کے بغیر ہی ہو، صحیح قول یہی ہے، اور امام احمد وغیرہ سے یہی بیان کیا گیا ہے".

اور علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"جس نے بھی کسی دوسرے کے مال میں بغیر اجازت کام کیا تاکہ وہ اس کام کے ساتھ دوسرے تک پہنچے، یا مالک کے مال کی حفاظت اور اور اسے ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کیا، تو صحیح یہی ہے کہ اسے اس کے کام کی اجرت ملے گی، امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے کئی ایک مقام پر اسے بیان کیا ہے"
انتہی.